رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔

قیمت بحالت پیشگی چھ روپے سالانہ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - امریکہ میں اشاعت احمدیت ص۱
اخبار احمدیہ ص۲
حضرت مسیح موعود کی صریح تحریروں کے خلاف خلافت ٹرکی کے متعلق غیر مبائعین کا رویہ ص۳
پنڈت مالویہ اور مولوی عبدالباری کا نقطۂ نگاہ ص۴
انجیل کی ناقابل عمل تعلیم (حضرت خلیفۃ المسیح) کونسل میں، پنجاب خلافت کمیٹی ص۵
کلام الامام (خطبہ نکاح) ص۶
خمسہ (بر غزل حضرت امیر المومنین امام المتقین)، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا سے ایک سوال ص۷
آریہ صاحبان سے چند سوالات، ماریشس کی چٹھی (مسیح موعود کے وہ حواری جو سمندر کی...) ص۹
سیرت مسیح موعود، اشتہارات ص۱۰
ممالک غیر کی خبریں، ہندوستان ص۱۲

نمبر ۷ | مورخہ ۲ ر اگست سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق ۱۶ ر ذیقعد سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ طبی مشورہ کے ماتحت ڈلہوزی جانے کے عزم سے آج (۳۱ ر جولائی) معہ چند احباب یہاں سے روانہ ہوئے۔ حضور نے اپنے پیچھے امام صلوٰۃ جناب مولانا سید سرور شاہ صاحب اور امیر جماعت قادیان جناب مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

۳۰ اور ۳۱ ر جولائی کی درمیانی رات میں قریباً تمام رات بارش ہوتی رہی جس سے قادیان نے جزیرہ کی شکل اختیار کر لی ہے مولوی فتح دین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ (جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خدام میں سے تھے) کا جنازہ بروز جمعرات یہاں لایا گیا نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ٭

امریکہ میں اشاعت احمدیت

مفتی صاحب کی تازہ رپورٹ

دو اور نومسلم

سات سو میل کا سفر

نئے کام کی مشکلات

رپورٹ نمبر ۳ میں نے ۷ ر مارچ کو لکھی تھی۔ اسکے بعد پہلے تو مقدمہ داخلہ امریکہ کی مصروفیت اور اسکے بعد نیویارک پہنچ کر تلاش مکان اور دفتر کی مصروفیت کے سبب عاجز رپورٹیں لکھنے سے قاصر رہا۔ بلکہ خطوں کے جواب بھی نہیں لکھ سکا۔ سفر میں اور پھر غیر ملک میں اکیلا آدمی بہت سے مشکلات میں ہوتا ہے۔ جب عاجز انگلستان پہنچا۔ تو برادرم قاضی عبد اللہ صاحب وہاں موجود تھے۔ مکان موجود تھا۔ اور قاضی صاحب ملک کے حالات سے ایک سال سے زائد کا تجربہ رکھتے تھے۔ پس ہر ایک امر میں آسانی رہی۔ اور تمام انتظام خانہ داری کا وہی کرتے تھے۔ اور اخیر تک کرتے رہے۔ میں صرف تبلیغی کاموں میں ان کا مدد رہا۔ مگر یہاں حالت ہی دگرگوں ہے۔ نیا ملک نیا مشن نیا کام۔ نہ مکان کا انتظام۔ نہ فرنیچر۔ نہ کوئی اور سامان آرام کا۔ کام بہت ہے۔ اور سب مجھے ہی کرنا پڑتا ہے پھر گرانی از حد ہے۔ ہندوستان کے بالمقابل لنڈن کی رہائش گراں معلوم ہوتی تھی۔ مگر یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ لنڈن میں رہنا بہت ارزان ہے۔ پہلے ایک مکان لیا تھا۔ وہاں سے متعصب عیسائیوں کی شرارت کے سبب الگ ہونا پڑا۔ اور اب دوسرا مکان لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ اپنے فضل سے تمام سامان پورے کر دے ٭

برٹش کونسل کا شکریہ

لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں جو ایڈریس احمدی جماعت کی طرف سے ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو پیش کیا گیا تھا۔ اور احباب لنڈن نے دوبارہ چھپوا کر وہاں تقسیم کیا۔ اُسے اس ملک میں برطانوی کونسلوں کو سلسلہ کے دیگر لٹریچر اور چٹھیات کے ساتھ عاجز نے ارسال کیا۔ جسے بہت قدردانی سے دیکھا گیا۔ اور صاحب برطانوی کونسل جنرل نیویارک نے اس پر شکریہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ آپ سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو کچھ اس ملک میں شائع کریں وہ مہربانی کر کے مجھے ضرور بھیجتے رہیں۔

سفر سبع مائة میل

سات سو میل کا سفر۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عاجز کو سب سے پہلا لمبا سفر مونگھیر کا درپیش آیا تھا۔ جہاں عاجز حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے ہمراہ بھیجا گیا تھا۔ ہم دو پہلے احمدی واعظ تھے۔ جو مونگھیر بھیجے گئے تھے۔ اور اب تو جماعت مونگھیر کے لیڈر اخویم خلیل احمد صاحب خود واعظ ہو کر دوسرے شہروں کو جاتے ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ وہ سفر ایک ہزار میل تھا۔ اور اخبار بدر میں اس کی رپورٹ "سفر الف میل" کے زیر عنوان چھپی تھی۔ اسکے بعد ہندوستان میں عاجز نے اس سے بھی زیادہ لمبے بعض سفر کئے۔ مگر انگلستان میں کوئی ایسا لمبا سفر پیش نہیں آیا۔ اول تو انگلستان ملک ہی چھوٹا ہے۔ دوم وہاں کی سردی اور نمی نے باہر نکلنے کی بہت مہلت نہیں دی۔ اب عاجز ایک ایسے ملک میں آیا ہے۔ جو ہندوستان سے بھی بڑا ہے۔ ابھی دو ماہ اس ملک میں داخلہ کی اجازت کو نہیں ہوئے کہ شہر ڈیٹرائٹ سے جو نیویارک سے سات سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ تار آیا کہ وہاں کے چند معززین نے عاجز کے حال سے خبر پا کر ایک لیکچر کا انتظام کیا ہے۔ اسواسطے یہ سفر اختیار کرنا پڑا۔ ۷۰۰ میل ۱۴ گھنٹے میں طے ہوئے ۲۷ ڈالر کرایہ ایک طرف کا خرچ ہوا۔

ریل میں آرام

یہاں کی ریلیں کیا ہیں۔ چلتے ہوئے ہوٹل ہیں۔ کھانے کی گاڑی ساتھ لگی ہے۔ شام کے آٹھ بجے کے قریب خدام بستر بچھا دیتے ہیں۔ بستر پر نئی چادریں کمبل تکیہ ضروری سامان موجود۔ ہر مسافر کا بستر الگ۔ دو بسترے ایک کمرے میں۔ وضو کے واسطے الگ جگہ۔ صابن۔ تاؤلیا۔ ہر ایک سامان طیار۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں۔

ریل میں تبلیغ

ریل میں زیادہ تر رات کا وقت تھا۔ جو سونے میں گذرا۔ تاہم صبح کے وقت چند رسائل جو ساتھ تھے۔ تقسیم کئے گئے۔ اور تھوڑی بہت گفتگو ہوتی رہی۔ اور ایک صاحب نے جو غالباً پہلے سے کسی وجہ سے طیار تھے۔ دین اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی جسکو چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ میں نے تو کچھ بہت اس سے گفتگو بھی نہیں کی۔ اور چونکہ اس کا اسٹیشن قریب تھا۔ اسواسطے وہ جلد اُتر بھی گیا۔ اب بذریعہ خط و کتابت اسکے مزید حالات معلوم ہونگے۔ انشاء اللہ اس کا نام مسٹر رابرٹ بیڈنل ہے۔

لیکچر

۱۳ جون ایتوار کے دن بعد ظہر ایک وسیع ہال میں جو سامعین سے پُر تھا۔ عاجز کا لیکچر ہوا۔ مضمون تھا۔ اسلام کی خوبیاں اور اتفاق کے برکات۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ بعد لیکچر بعض عربوں نے اپنے قصائد پڑھے۔ جنمیں انہوں نے عاجز کے یہاں تائید اسلام کے واسطے آنے کا ذکر کیا۔ اور اس کے بعد ایک معزز خاتون مس بارٹن نے جس کو عاجز پہلے سے بذریعہ خط و کتابت تبلیغ کر رہا تھا۔ عاجز کے ہاتھ پر اسی مجمع میں دین اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام زینب رکھا گیا۔ یہ خاتون کالج کی تعلیم یافتہ ہے۔ اور اسکے والدین وغیرہ اسکے قبول اسلام کے سبب بہت مخالف ہو رہے ہیں۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے فضل سے استقامت عطا فرماوے۔ آمین۔

امیدواران پریذیڈنسی کو تبلیغ

آجکل یہاں انتخاب پریذیڈنٹ پر بڑا شور و غل ہے۔ چھوٹے موٹے سب ملا کر قریب ۱۵۰ کے اُمیدوار ہیں۔ سب کو ان کو تبلیغ اسلام کے خط لکھے ہیں اور تائید اسلام میں رسائل ارسال کئے ہیں۔

آج یہاں وقت اذان فجر دو بجے طلوع آفتاب ۴ بجے ۳۲ منٹ غروب آفتاب ۷ بجے ۴۰ منٹ۔ شروع وقت اذان نماز عشاء دس بجے۔ رات کی پوری تاریکی صرف چار گھنٹے۔ ٹمپریچر ساٹھ درجہ۔

اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کی تردید

اس ملک میں اسلام کے متعلق بہت غلط فہمیاں ہیں۔ ایک پبلک لیکچر میں ایک صاحب نے اسلام پر حملہ کیا۔ اتفاقاً میں موجود تھا۔ میں نے جواب دیا۔ لیکچرار شرمندہ ہوا۔ اور حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اگلے ایتوار سے انشاء اللہ اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مفتی محمد صادق از نیویارک ۲۱ جون ۱۹۲۰ء

اخبار احمدیہ

سردار بہادر کا خطاب

احباب یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ جناب صوبیدار غلام حسین صاحب احمدی کو آرڈر آف برٹش انڈیا سیکنڈ کلاس یعنی ایک تمغہ اور خطاب سردار بہادر ملا ہے۔ اور تنخواہ میں ۳۰ روپیہ ماہوار اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

احمدی امتحانات میں پاس ہونیوالے

(۱) قاضی محمد شفیع صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی میں (۲) لعل حسین صاحب ایف اے میں (۳) عبداللہ خان صاحب ایف اے میں (۴) مولوی عبدالقیوم صاحب ساقی بی اے۔ ایل ایل۔ بی میں (۵) ظفر جی خان صاحب بٹالوی ایف ایس سی (انجینئرنگ) میں کامیاب ہوئے۔ فالحمد للہ

احمدی حاجی

ہمیں ایک صاحب کے حج کے لئے جانے کا علم ہوا ہے۔ جن کا نام حکیم نادر خان صاحب او دھو وال ہے۔ احباب ان کے لئے اور جو اور بھائی گئے ہوں۔ ان کے لئے دعا فرمادیں۔

اگلا اخبار نہیں شائع ہوگا

مشین مین ضیاء الاسلام پریس قادیان نے خانگی ضرورت کی وجہ سے چار روز کی رخصت حاصل کی ہے اس کا قائممقام کوئی آدمی قادیان میں نہیں مل سکا ہے۔ اسلئے ۵ اگست کا پرچہ نہیں نکلیگا کوشش کیجائیگی۔ کہ ۹ اگست کا پرچہ ڈبل (۱۶ صفحے) کا ہو۔ مینجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲ - اگست ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود کی صریح تحریروں کے خلاف ٹرکی کی خلافت کے متعلق غیر مبایعین کا رویہ

پیام کی ساری بے ہودہ سرائی اور لغو گوئی کی بنا ر فساد صرف اس امر پر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے "خلافت ٹرکی" کو آیت استخلاف کے ماتحت "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیا۔ جسے ہم آیت استخلاف کے مفہوم اور مطلب کے صریح خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل منافی ہونے کی وجہ سے ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اگر پیغام یا اسکے امیر صاحب یہ بات ثابت کر دیتے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریروں میں کسی ایک ہی جگہ ترکوں کی اس قسم کی خلافت کو تسلیم کیا ہے۔ جس قسم کی خلافت وہ ان کو عطا کر رہے ہیں۔ تو ایک بات بھی تھی۔ اور ان کا حق تھا۔ کہ اس معاملہ میں ہمیں جو چاہتے کہتے۔ لیکن اس طرف تو وہ آتے نہیں ہاں عوام کو ہمارے خلاف بھڑکانے اور اشتعال دلانے کے لئے پیغام الٹی سیدھی ہانکتا رہتا ہے۔

ہم نے مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں خلافت ٹرکی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تحریریں پیش کر کے جو سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ اسے اسلئے ختم کر چکے تھے۔ کہ پیام اور مولوی محمد علی صاحب اسکے جواب میں بالکل صامت ہو گئے تھے۔ لیکن اب جبکہ پیغام نے پھر "خلافت ٹرکی" کا تذکرہ چھیڑا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے اس پر مزید روشنی ڈالیں اور بتائیں کہ غیر مبایعین اور ان کے امیر صاحب کس جرأت اور دلیری سے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو پس پشت ڈالکر ایڑیوں کے بل پھرنے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

آیت استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس کو روحانی اور مادی یا ظاہری دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب نے ظاہری خلافت کا وارث ترکوں کو قرار دیکر لکھ دیا ہے کہ:-

"ترکوں کی خلافت روحانی نہیں۔ وہ محض بادشاہت کی رنگ کی خلافت ہے۔ اور روحانی خلافت سے اس کا کچھ تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے وعدہ (آیت استخلاف) کے مطابق ترک اس حصہ خلافت کے ضرور مالک ہیں۔ جو بادشاہت سے تعلق رکھتا ہے"

پھر اپنے اسی مضمون میں یہ بھی فرما دیا ہے کہ:-

"تخت حکومت پر ایک فاسق و فاجر بھی بیٹھ سکتا ہے"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آیۃ استخلاف کے ماتحت اس حصہ خلافت کا وارث بننے کے لئے جو "محض بادشاہت کی رنگ کی خلافت ہے" تقویٰ و طہارت نیکی اور پرہیزگاری کی قطعاً ضرورت نہیں۔ لیکن کیا یہ بات فی الواقع درست ہے۔ اس کے لئے ہمیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود کو مولوی محمد علی صاحب بھی ماننے کے دعویدار ہیں۔ اور ہم بھی۔ اسلئے آپ ہی سے اس کا فیصلہ چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ع اسی آیۃ استخلاف کے متعلق جس سے مولوی محمد علی صاحب ترکوں کی خلافت نکالتے ہیں۔ ارقام فرماتے ہیں:-

"تفصیل اس آیت کی یوں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تم سے پہلے ان لوگوں کو روئے زمین پر خلیفے مقرر کیا تھا جو ایماندار اور صالح تھے۔ اور اپنے ایمان کے ساتھ اعمال صالح جمع رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے۔ کہ تم میں سے بھی اے مسلمانو ایسے لوگوں کو جو انہیں صفات حسنہ سے موصوف ہوں۔ اور ایمان کے ساتھ اعمال صالح جمع رکھتے ہوں خلیفہ کریگا" (شہادت القرآن ص ۳۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"اور اگر صرف منکم ہوتا۔ اور الذین اٰمنوا و عملوا الصلحٰت نہ ہوتا۔ تو یہ سمجھا جاتا کہ فاسق بدکار لوگ بھی خدا تعالیٰ کے خلیفے ہو سکتے ہیں حالانکہ فاسقوں کی بادشاہت اور حکومت بطور ابتلاء کے ہے نہ بطور اصطفاء کے اور خدا تعالیٰ کے حقانی خلیفے خواہ وہ روحانی خلیفے ہوں یا ظاہری۔ وہی لوگ ہیں۔ جو متقی اور نیکو کار ہیں" (شہادت القرآن ص ۳۸)

کیا مندرجہ بالا سطور میں حضرت مسیح موعود نے صاف طور پر یہ نہیں فرما دیا ہے۔ کہ آیۃ استخلاف کے ماتحت وہی خلیفے ہو سکتے ہیں۔ جو "ایمان کے ساتھ اعمال صالح جمع رکھتے ہوں" اور کیا صریح طور پر اس بات کو رد نہیں کر دیا۔ کہ فاسق اور بدکار خدا کے خلیفے نہیں ہو سکتے۔ اور کیا کھلے الفاظ میں یہ نہیں بتا دیا کہ "فاسقوں کی بادشاہت اور حکومت بطور ابتلاء کے ہے" اور کیا بیّن طور پر یہ فیصلہ نہیں فرما دیا۔ کہ

"خدا تعالیٰ کے حقانی خلیفے خواہ وہ روحانی خلیفے ہوں یا ظاہری وہی لوگ ہیں۔ جو متقی اور نیکو کار ہیں"

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی بتلائیں کہ وہ ترکوں کو جس قسم کی خلافت سونپ رہے ہیں۔ وہ کیونکر آیۃ استخلاف کے ماتحت خلافت موعودہ ہو سکتی ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو مولوی محمد علی صاحب اپنی اس تقسیم کو واپس لیں یا علی الاعلان کہدیں کہ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ لکھا ہے وہ غلط ہے اور ہم اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں +

اسی بحث کے دوران میں ہم یہ بھی دکھلانا چاہتے ہیں کہ جب اس مسئلہ پر بحث چلی تھی۔ تو پیغام۔ کے ایڈیٹر صاحب نے سلطنت ٹرکی کی خلافت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کے متعلق کہ "سلطان المومنین کا خلیفہ ہونا صرف اپنے منہ کا دعویٰ ہے" لکھا تھا کہ:-

"یہ حضرت اقدس کے اس حوالہ کا یہی مفہوم ہے کہ سلطان ٹرکی روحانی خلیفہ نہیں۔ بلکہ روحانی خلیفہ خود آپ ہیں۔ ہاں سلطان ٹرکی کے زمینی خلیفہ اور اسکے بادشاہ ہونے سے آپ نے انکار نہیں کیا۔"

اسکے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ سلطان ٹرکی کے بادشاہ ہونے سے انکار نہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ حضرت مسیح موعود اسے آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ تسلیم کرتے تھے۔ بادشاہ ہونے سے تو ہم بھی انکار نہیں کرتے۔ ہاں اگر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود سلطان ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ سمجھتے تھے۔ تو ہم سننے کے لئے تیار ہیں۔

اس کا آج تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ترکوں کی اس آیت کے ماتحت ظاہری سلطنت اور خلافت سے ہی انکار کیا ہے۔ پیغام اور اسکے امیر صاحب ذیل کی سطور کو غور سے پڑھیں۔ فرماتے ہیں:۔

"ظاہری سلطنت اور خلافت اور امارت بجز قریش کے کسی کے لئے روا ہی نہیں" آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۱

اور دوسرے مقام پر صراحت سے لکھتے ہیں:۔

"میں سلطان روم کو اسلامی شرائط سے خلیفہ نہیں مانتا۔ کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہے۔ اور ایسے خلیفوں کا قریش میں سے ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ میرا قول اسلامی تعلیم کے مخالف نہیں۔ بلکہ حدیث الائمۃ من قریش سے سراسر مطابق ہے۔" (کشف الغطاء ص ۳۴)

اب ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی شخص جو احمدی کہلاتا ہو۔ اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی سیدنا حضرت مسیح موعود کی عظمت ہو وہ آپ کی ان تفہیمات کے خلاف لب کشائی کی جرأت کر سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ان تصریحات کے باوجود ترکوں کی خلافت پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ مگر کیسا ایمان۔ منافقانہ کیونکہ ترکی "خلافت مشعوصہ موعودہ" کی تائید کے لئے عملی طور پر کچھ بھی نہیں کر رہے۔

آہ! منافقت نے انہیں دونوں طرف سے کھو دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہ مسیح موعود کی جماعت میں رہے نہ آپ کے مخالفوں کی جماعت میں کھلے طور پر شامل ہو سکے؟

پنڈت مالویہ اور مولوی عبدالباری کا نقطۂ نگاہ

مسلمانوں میں تحریک عدم تعاون کے علمبردار مسٹر گاندھی ہیں جو ہندوؤں کے معزز لیڈر اور سرگرم اور جوشیلے ہم مذہب ہیں۔ مگر ان کی تحریکات کے متعلق دوسرے ہندو لیڈر یہ نہیں کہتے کہ بلا سوچے سمجھے اندھا دھند مان لو۔ بلکہ ان پر غور اور تدبر کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت مالویہ نے لکھنؤ میں ۲۲ جولائی کو ہندو مسلمانوں کے ایک مشترکہ جلسہ میں عدم تعاون کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے صاف صاف کہا کہ:۔

"اگرچہ معاملات پنجاب کے متعلق آپکے جذبات بہت گہرے ہیں تاہم یہ مناسب ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اور سنٹرل خلافت کمیٹی نے یکم اگست کے بعد عدم تعاون کی تحریک جاری کرنے کا جو مشورہ دیا ہے۔ اس پر کاربند ہونے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لیں۔ اس قسم کے فیصلہ کے نتائج بہت دوررس اور خطرناک ہونگے اسلئے اسکو صرف چند اشخاص کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہئے گو خواہ اس تحریک کے سرگروہ مہاتما گاندھی جیسے قابل عزت بزرگ ہی ہوں۔ اس قسم کے اہم موقعہ پر ہر ایک شخص کو جو پبلک معاملات میں دلچسپی لیتا ہے اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاس میں مشترکہ اور متحدہ طور پر اسبارے میں کچھ فیصلہ کرنے کا اچھا موقعہ ہوگا۔ میں مشورہ دیتا ہوں۔ کہ کانگریس کے اجلاس سے کچھ فیصلہ ہونے تک انتظار کیا جائے۔ میں مہاتما گاندھی اور سنٹرل خلافت کمیٹی سے بھی درخواست کرونگا کہ کانگریس کا اجلاس ہونے تک وہ اپنی کارروائی کو ملتوی رکھیں۔" (بندے ماترم ۲۴ جولائی)

برخلاف ازیں مولوی عبدالباری صاحب جو مسلمانوں کے مذہبی لیڈر بنتے ہیں۔ اور لوگوں سے روحانی بیعت بھی لیتے ہیں۔ وہ مسٹر گاندھی کے پیچھے جس طرح آنکھیں بند کر کے چل رہے اور مسلمانوں کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا پتہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے جو انہوں نے بذریعہ تار اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"فقیر نان کوآپریشن (ترک اتحاد عمل) کے مسئلہ میں پس رو گاندھی صاحب کا ہی ہے کیونکہ اس طریق کار سے بخوبی واقف نہیں ہے۔ انکو اپنا رہنما بنالیا ہے۔ جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں۔ میرا حال سر دست اس شعر کے موافق ہے۔ ؎

عمرے کہ بآیات و احادیث گذشت
رفتی و نثار بت پرستی کردی

بوقت ہجرت حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رہنما بنالیا تھا۔ جو مشرک تھا۔ اسوقت میں نے بھی اسی سنت نبویہ کا اتباع کیا ہے۔ جب تک یہ رائے طے نہ ہو۔ اس کی پیروی مناسب ہے۔"

پنڈت مالویہ چونکہ نان کوآپریشن کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس تحریک کے متعلق جس کے محرک ان کے ہم مذہب مسٹر گاندھی ہیں۔ احتیاط اور سوچ بچار سے کام لینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ مگر مولوی عبدالباری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں اس مسئلہ میں بالکل گاندھی جی کے پیچھے چل رہا ہوں۔ کیوں؟ اسلئے کہ میں اس سے واقف نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر مولوی عبدالباری صاحب نان کوآپریشن سے واقف نہیں۔ تو کیوں اس کو شریعت کے مطابق قرار دیتے ہیں اور کیوں ان کے ساتھی "مولانا شوکت علی" وغیرہ اس کو عین شریعت غرا کی تعمیل بتارہے ہیں۔ کیا وہ مسائل جنکو "علماء دین" بھی نہ سمجھتے ہوں۔ اور نہ ان سے واقف ہوں۔ محض ایک ہندو کے کہنے سے خواہ وہ گاندھی ہی ہوں۔ شریعت کے مسائل قرار پا سکتے ہیں۔

باقی رہا۔ اس معاملہ میں مولوی عبدالباری صاحب کا اتباع مشرک کے لئے رسول کریم کے ہجرت کے واقعہ سے سند پکڑنا یہ ان کی شان ہدایت کے بالکل منافی ہے۔ اور معاصر مشرق نے اس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہمعصر موصوف لکھتا ہے۔

"اگر جناب ممدوح کا مطلب اس سے یہ ہے کہ ہجرت کے وقت مدینہ طیبہ کا راستہ بتلانیوالا ایک غیر مسلم تھا۔ تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ یہاں بحث راہ خدا کی راہنمائی کی ہے۔ کابل جانے کا راستہ بتلانیوالی تو ریل ہے جس پر سینکڑوں مشرک کام کر رہے ہیں۔ اور یہ سنت اس طرح پوری ہو جاتی ہے۔ مسٹر گاندھی کی ضرورت اس رہنمائی میں مطلق نہیں۔

خدا کی راہ اگر شریعت مصطفویہ کے مطابق مسٹر گاندھی

بتلا رہے ہیں۔ تو واقعی مولانا کا سلسلہ بہت زبردست ہوگیا۔ اور یہ بھی خدا کی شان ہے۔ کہ ہم لوگوں کو توقع تھی۔ کہ فرنگی محل اپنے اثر سے اسلام کی تبلیغ کرا ہوں یں کر یگا۔ مگر گنگا الٹی بہی۔ اور مولانا کو ہادی مراحل خدا شناسی مسٹر گاندہی کے حلقہ ارشاد میں داخل ہونا پڑا۔ لسان العصر اکبر الہ آبادی نے خوب فرمایا ہے کہ

"بڈھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
گو گرد راہ ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں"

(زمیندار ۲۳ جولائی)

مشرق کے الفاظ جس درجہ حسرت انگیز اور افسوسناک ہیں ان کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ہم یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے کسی مامور کو رد کر دیتے ہیں۔ ان کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اور انہیں ایسے ہی لیڈر اور راہ نما کے پیچھے چلنا پڑتا ہے۔

"روزانہ الفضل"

اخبار کے روزانہ کرنے کے متعلق جو مضمون شایع کیا گیا تھا۔ اس پر احباب کرام کی طرف سے بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں زور دیا جارہا ہے۔ کہ اگر فی الحال اخبار روزانہ نہیں تو ہفتہ میں تین بار ضرور کر دینا چاہیئے۔ ان خطوط کو پڑھکر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ گو ہماری جماعت میں ایک روزانہ اخبار کی ضرورت نہایت سختی کے ساتھ محسوس کی جارہی ہے۔ لیکن اسکے لئے ہمارے پیش کردہ طریق سے امداد دینے والوں کی کمی ہے۔ کیونکہ اس بارے میں ہمارے پاس جن اصحاب کے خطوط پہنچے ہیں انیں سے چند ہی ایک نے خریدار بڑھانے کی سعی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور دوسرے اصحاب نے قیمت میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے خریدار پیدا کرنے کی تکلیف سے بچنے اور جلد ہی اخبار کو فی الحال ہفتہ میں تین بار دیکھنے کے شوق میں قیمت کے اضافہ کی تحریک کی ہے۔ لیکن افسوس! ہم اسکے ساتھ متفق نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا گیا تو موجودہ خریداروں میں ہی اس قدر کمی واقع ہو جائیگی کہ قیمت کا اضافہ کچھ مفید ثابت نہ ہوگا۔ پس اخبار کا قدم آگے بڑھانے کا مفید اور فائدہ بخش طریق یہی ہے۔ کہ کم از کم ایک ہزار خریدار اور پیدا کر دیئے جائیں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ کئی ایک مقام ایسے ہیں جہاں ہماری جماعت کے لکھے پڑھے کئی ایک آدمی ہیں۔ لیکن وہاں صرف ایک آدھ پرچہ جاتا ہے۔ جسے سب کے سب اکٹھے ہو کر سن لیتے ہیں یا پڑھ لیتے ہیں۔ چند ہی دن ہوئے۔ ہمیں ایک خط موصول ہوا جسمیں لکھا تھا کہ چونکہ فلاں شخص ہمارے ہاں تبدیل ہو کر آگیا ہے اور اس کے نام اخبار آتا ہے۔ اسلئے میرے نام کا اخبار بند کر دیا جائے۔ میں اسی اخبار کو پڑھ لیا کرونگا۔

اس طرح ہمارے اخبارات کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ حالانکہ اسی بات کو مدنظر رکھکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ کوئی احمدی کسی دوسرے احمدی کو اخبار پڑھنے کے لئے نہ دے۔ اگر اسی بات پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ تو امید نہیں بلکہ یقین ہے کہ خریداروں میں بہت سا اضافہ ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں وہ اصحاب جو اپنی سستی اور بے توجہی سے اخبار نہ منگواتے ہوں۔ انکو تحریک کی جائے۔ حق کے طالب غیر مستطیع غیر احمدیوں کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کرائے جائیں۔ اور استطاعت رکھنے والوں کو خود خریدنے کے لئے کہا جائے۔

ہمارا خیال ہے۔ اگر احباب کوشش کریں تو ایکہزار مزید خریداروں کا پیدا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے ہاں اس کا نتیجہ بہت بڑا نکل سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کی بجائے تین بار شایع ہونے لگیگا۔

پس احباب کو اس کوشش میں لگ جانا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک مطلوبہ تعداد خریداروں کی مہیا نہ ہوگی۔ اخبار آگے قدم بڑھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکیگا۔

انجیل کی ناقابل عمل تعلیم کونسل میں

چند روز ہوئے۔ گورنر بنگال کی کونسل میں ایک انگریز ممبر مسٹر والسٹن سمتھ نے جو بنگال چیمبر آف کامرس کے قائمقام ہیں۔ ایک ہندوستانی ممبر کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"ہم یورپین ایک امن پسند اور دیر سے مصائب کا شکار قوم ہیں۔ ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگتے۔ کہ ہمیں ہندوستانیوں کے ساتھ پولٹیکل برادری کی حالت میں رہنے دیا جائے۔ لیکن آنریبل ممبر کو ہماری امن پسندی سے دھوکہ میں نہ آنا چاہیئے اگر وہ ہمیں ایک گال پر تھپیڑ لگانے کی غلطی کرتا ہے۔ تو میں اسے یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ چاہے ہمارے مذہب کی تعلیم کچھ ہو۔ اس کی خلاف ورزی کرکے بھی ہم دوسری گال اس کی طرف نہ کرینگے بلکہ اسکے برعکس اس زور سے اس تھپیڑ کا جواب دینگے جس سے اسکے کان کھل جائینگے"

اخبارات میں ان الفاظ کے سخت ہونے کی شکایت کی جا رہی ہے۔ لیکن ہم انہیں ایک اور ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ عیسائیت کی وہ تعلیم جسپر عیسائی صاحبان کو سب سے زیادہ فخر ہے۔ صرف دکھاوے کی تعلیم ہے ضرورت کے وقت انہیں اسلام ہی کی تعلیم جزاء سیئۃ سیئۃ بمثلہا پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

پنجاب خلافت کمیٹی

اخبار وکیل میں پنجاب خلافت کمیٹی کی ابتر حالت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے:۔

"کہ جب سے پنجاب خلافت کمیٹی کا نام رکھا گیا۔ تو کونسل بیکار کر دیگئی۔ جمہوریت کو استبداد کی کند چھری سے ذبح کر دیا گیا۔ اور رفتہ رفتہ صرف ایک واحد شخص کا قبضہ ہو گیا یعنی سکرٹری"

یہ سکرٹری کون ہیں۔ جناب مسٹر ظفر علی صاحب فدائے قوم و ملت ہیں۔ جو خلافت ٹرکی کے فکر میں سوکھ کر کانٹا ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ خلافت کمیٹی کے جائنٹ سکرٹری نے بھی استعفار دیدیا ہے۔ اور اخبارات میں شایع کرا دیا ہے۔ کہ چونکہ پیچیدگیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے میں کام نہیں کر سکتا۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جو لوگ معمولی سی کمیٹی کا انتظام نہیں کر سکتے وہ سلطنتوں کے معاملات کو اپنی منشاء کے مطابق حل کرانے کی کیونکر توقع رکھ سکتے ہیں ❊

کلام الامام

خطبۂ نکاح

۲۵ جون سنہ ۱۹۲۰ء دو نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خطبہ فرمایا:۔

نکاح کس غرض کیلئے کیا جاتا ہے۔ اور کس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح کرنا چاہیئے۔ اس کا سمجھنا لڑکی اور لڑکے اور لڑکی کے والدین اور لڑکے کے والدین کیلئے ضروری ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کسی چیز کی غایت کو نہ سمجھے۔ تو اس کو صحیح استعمال نہیں کرسکتا۔ ہزاروں چیزیں ہیں۔ جو مدتوں لوگوں کے پاس رہیں۔ مگر استعمال میں نہ آتی تھیں۔ کیونکہ انہیں ان کے استعمال کرنے کا علم نہ تھا۔ انہیں خبر نہیں۔ کہ صرف علم ہی کافی نہیں۔ اور محض جاننے سے کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن انسان کسی کام کو کر نہیں سکتا جب تک کہ جانتا نہ ہو۔ اسلیئے علم ایک نہایت مفید چیز ہے۔ جس کے بغیر گذارہ نہیں۔ کتنی چیزیں ہیں جن کا علم نہ تھا۔ مگر اب بعض غیر ممالک کے لوگوں کو ان کا بہت اور ہمارے ملک والوں کو تھوڑا علم ہو گیا ہے۔ اسلیئے ان سے فائدہ اٹھانے لگے ہیں۔ مثلاً چمڑا ہڈیاں وغیرہ جنکو کچھ قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا چمڑے کی جب کوئی قدر نہ تھی۔ اسوقت کسی کی گائے بھینس یا دوسرا جانور مرتا تو چوڑھوں کو یونہی زمیندار دیدیتے تھے لیکن اب جب چمڑے کی قیمت بڑھی۔ تو زمیندار چوڑھوں کو چمڑا دینے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو کچھ تھوڑا بہت دے دلا دیتے ہیں۔ ہڈیوں کی قدر ہمارے ملک والے اب تک نہیں کرنا جانتے۔ مگر یورپ والوں نے ان کی قدر کی حتیٰ کہ قبرستانوں تک کی ہڈیاں نکلوا کرلے گئے میں نے دلی میں ایسے قبرستان دیکھے ہیں۔ جہاں کے محافظوں سے سمجھوتہ کرکے وہاں کی ہڈیاں نکلوا کر یورپ لے گئے۔ وہ دانے دار کھانڈ جس کو لوگ بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ وہ انہیں ہڈیوں کے ذریعہ تیار ہوتی ہے۔ ہڈیوں سے اسی اس طرح صاف کیا جاتا ہے کہ تمام میل کچیل کثافت دور ہو جاتی ہے۔ پھر انہی ہڈیوں سے فاسفرس نکالتے ہیں۔ جو بہت قیمتی چیز ہے۔ اور پھر ان ہڈیوں کے دستے کنگھیاں وغیرہ بنتی ہیں۔ مگر نہ جاننے والے لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ہاتھی دانت کی بنی ہوئی چیزیں ہیں۔

اسی طرح ہمارے ملک میں چینی کے برتنوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چین میں یہ خاص مٹی ہے جس سے یہ تیار ہوئے۔ حالانکہ یہ اسی معمولی مٹی سے تیار ہوتے ہیں۔ اس کو خاص ترکیبوں کے ماتحت لاکر چینی نکالتے ہیں۔ غرض یہ سب علم ہیں۔ جن سے جاننے والے چیزوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور نہ جاننے والے ان کو معمولی خیال کرتے ہیں۔

اسی طرح نکاح کا معاملہ ہے۔ اگر اس کے متعلق بھی علم نہ ہو۔ تو انسان فوائد حاصل نہیں کرسکتا۔ ہر ایک چیز جس کا علم ہو۔ اس سے فوائد پہنچتے ہیں۔ مثلاً کھانے کی کیا غرض ہے۔ جو نہیں جانتے وہ تو یہی کہینگے۔ کہ جب بھوک لگی کھا لیا۔ غرض کیا ہوئی۔ مگر جنہوں نے غور کیا۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں اور اس سے انہوں نے علاج نکالے۔ مثلاً ذیابیطس کے مرض کا علاج یورپ میں روزے رکھا کر کیا جاتا ہے۔ اسی سے علم طب بنا اور اسی سلئے ہماری شریعت نے حرام حلال کی قید لگائی۔ کہ انسان مفید کھائے اور مضر سے بچے

اسی طرح نکاح کی بھی غرض ہے۔ محض شہوت رانی نہیں۔ جو لوگ شہوت رانی غرض سمجھتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ یورپ کے لوگ جنہوں نے شادی کو محض اسی ایک جذبہ کے ماتحت رکھا۔ ان کے بڑے بڑے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہماری نسلیں اسلیئے کمزور ہو رہی ہیں۔ کہ ہم شادی کی غرض سے ناواقف ہیں۔ محض پیار محبت کوئی غرض نہیں کیونکہ محبت ایک فوری جذبہ ہے غصہ ایک فوری جذبہ ہے۔ شہوت ایک فوری جذبہ ہے۔ ان میں انسان مآل اندیشی نہیں کرتا۔ مثلاً محبت کے جوش میں شادی ہوئی مگر چونکہ شادی کی اصل غرض یہ نہیں۔ اس سلئے جب تعلقات بڑھتے ہیں۔ تو پھر دیگر معاملات میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ؛

یہ جس قدر جذبات ہیں۔ محبت غصہ۔ غیرت وغیرہ۔ یہ اپنے اندر شرابی مادہ رکھتے ہیں۔ کہ باوجود انسان جاننے کے کہ یہ بات ناروا ہے۔ پھر بھی ان کی وجہ سے اسمیں مصروف ہو جاتا ہے۔ اسلیئے وہ لوگ جو محبت کو سامنے رکھکر شادی کرتے ہیں۔ جب ان کا یہ جذبہ دور ہو جاتا ہے تو ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ ایک شخص خوبصورت عورت سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی کرتا ہے مگر اس عورت کے اخلاق اچھے نہیں۔ گھر میں انتظام نہیں رکھ سکتی۔ اس کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ اسلیئے شادی کی غرض تقوی اللہ۔ حفاظت نفس و نسل۔ اور اپنے دینی و دنیوی امور میں بھلائی اور معاونت ہونی چاہیئے۔ لیکن اسلام نے اس کو سمجھا ہے۔ اور سمجھایا ہے۔ اور چونکہ علم کے ساتھ تربیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک تربیت نہ ہو۔ علم کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے شریعت اسلام نے تربیت کے سلئے یہ رکھا ہے۔ کہ جب میاں بیوی میں کچھ ناچاقی ہو تو وابعثوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا دونوں طرف کے بزرگ جج ہوں اور دونوں کے بیانات سن کر جس کی غلطی ہو۔ اسکو سرزنش کریں۔ ایک دفعہ دو دفعہ یہ ہو۔ لیکن اگر ان کی اصلاح نہ ہو تو علیحدگی ہو جائے۔ رسول کریم کے عمل سے ظاہر ہے کہ آپ اپنی بیٹی اور داماد کو نصیحت کرتے۔ اگر بیٹی کا قصور ہوتا تو بیٹی کو ڈانٹتے اور اگر حضرت علی کی غلطی ہوتی تو ان کو سمجھاتے کیونکہ بڑے چچا زاد بھائی اور ہادی ہونے کی حیثیت میں آپ کو باپ کا بھی درجہ حاصل تھا۔ اسلام نے تربیت کا یہ صیغہ رکھا ہے مگر آج کل ہندوستان میں یہ صیغہ نہیں رہا۔ جب عورت آتی ہے تو مطالبہ کرتی ہے کہ اس کا میاں اپنے والدین سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ اگرچہ یہاں تک تو درست ہے۔ کہ علیحدہ مکان ہو۔ اور یہ شریعت کا بھی حکم ہے۔ کیونکہ وہ نوجوان ہیں۔ ان کو بے تکلفی کی بھی ضرورت ہے۔ اگر وہ ہر وقت قید رہیں۔ تو پھر وہ کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔ مگر بعض بیوئیں یہاں تک کرتی ہیں کہ شہر تک چھوڑا دیتی ہیں۔ حالانکہ میاں بیوی بیشک علیحدہ ہوں ان کا حق ہے۔ مگر یہ نہیں کہ بزرگوں کی نگرانی سے نکل جائیں۔ اور پھر لڑکے والے لڑکے کو سکھلاتے ہیں۔ میاں گربہ کشتن روز اول کہ عورت پر پہلے ہی دن رعب بٹھا لو۔ لیکن کیا اس طرح تربیت ہو سکتی ہے۔ یہ اسلامی طریق نہیں۔ بلکہ اسلامی طریق وہ ہے۔ جو رسول کریم نے اپنے عمل سے دکھا دیا۔ اسلام نے جو غرض نکاح کی بتائی ہے۔ وہ تقویٰ ہے۔ کہ دونوں میاں بیوی ملکر خدا کے غضب سے بچنے اور رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (۲) یہ کہ نسل بڑھے۔ ایسی نسل جو آئندہ کار آمد ثابت ہو۔ پھر یہ بھی غرض ہے۔ کہ میاں بیوی ملکر نیک اعمال میں ایک دوسرے کے ممد و معاون ہوں اور صدق سداد کے قائم کرنے والے ہوں۔ اور اس غرض کو پورا کریں جو انسان کی روز ازل سے قرار دی گئی ہے ؛

خمسہ

برغزل حضرت امیر المومنین امام المتقین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رام پوری)

تم غیر سے لڑو تو منانا پڑے ہمیں
بگڑے کسی سے اور بنانا پڑے ہمیں
وہ دل ہی کیا کہ سب سے لگانا پڑے ہمیں
غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

جس دل میں تیرے عشق نے گھر اپنا کر لیا
کیونکر وہ تیری یاد سے غافل رہے بھلا
مسلم کا جان و دل ہیں تیرے نام پر فدا
اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جسمیں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

اہل وفا سے آنکھ تو اے شوخ تو رلا
بیجا نہیں ہے تجھ سے ہمیں شکوہ بجا
ان جاں نثاروں کی ہیں یہ ملی سزا
ممبر پر چڑھ کے غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

اغیار کے ستم بھی سہیں صبر بھی کریں
پھر آپ کی نزاکت پیماں سے بھی ڈریں
بے جرم کے سزا ملے۔ بے موت کے مریں
یہ کیسا عدل ہے کہ کرے اور ہم بھریں
اغیار کا قضیہ چکانا پڑے ہمیں

کب تک چڑھی رہیگی یونہی کذب کی برات
کب تک یہ ضد رہیگی کہ دن کو کہیگا رات
ڈر اُس سے جسکے ہاتھ میں ہے رشتہ حیات
سن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اسکے شور مچانا پڑے ہمیں

اے بدنصیب صدق و وفا کی یہی ہے داد
پردہ میں دوستی کے محرک رہے عناد
ناداں نہ کر خراب رہ و رسم اتحاد
اتنا نہ دور کر کہ کٹے رشتہ وداد
سینہ سے اپنے غیر لگانا پڑے ہمیں

ہم اے خدا کرینگے تیرا کام کچھ بھی ہو
سب کو سنائینگے تیرا پیغام کچھ بھی ہو
خدمت کرینگے دین کی انجام کچھ بھی ہو
پھیلائینگے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائینگے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

گن گائینگے خدا کے یہ ہے وقت کی الاپ
اب اسمیں ہو بگاڑ کسی سے کہ ہو ملاپ
اہل و عیال ہم سے چھٹیں ماں چھٹے کہ باپ
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

گوہر اب اٹھ کھڑے ہو کہ ہے وقت کارزار
اب مال بھی نثار کرو جان بھی نثار
ہاں ہاں سنو یہ نعرۂ محبوب کردگار
محمود کر کے چھوڑینگے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا سے ایک سوال

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجہٗ امھٰتھم۔ پارہ ۲۱

اور فرماتا ہے:۔ ولا ان تنکحوا ازواجہٗ من بعدہٖ ابدا۔ پارہ ۲۲۔ سورہ احزاب۔ یعنی نبی کی بیوی اُم المومنین ہوتی ہے۔ اور اس سے کسی دوسرے کا نکاح کسی حالت میں جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ آپ کی بیوی کو اُم المومنین کیوں کہا جاتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ اُم المومنین کیوں کہتے ہو۔ پوچھنا چاہیئے۔ کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم اُم المومنین کہو گے یا نہیں۔ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہ السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ میری مخالفت اور بغض میں ایسا تجاوز کرتے ہیں کہ منہ سے بات کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس کا اثر اور نتیجہ کیا ہو گا۔

جن لوگوں نے مسیح موعود کو شناخت کر لیا ہے۔ اور اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے موافق اسکی شان (یعنی نبوت جو مسلم میں ہے) کو مان لیا ہے۔ ان کا ایمان تو خود بخود انہیں اس بات (یعنی اُم المومنین) کے ماننے پر مجبور کریگا۔ ...."

(اخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۱ء زیر کلمات طیبات)

۱۹۱۶ء میں انجمن اشاعت اسلام لاہور نے جو ٹریکٹ شائع کی ہے اسکے ص ۳۸ پر لکھا ہے:۔ "خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان ام المومنین" جس سے کم از کم یہ ثابت ہوتا ہے کہ اراکین انجمن مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی کو اُم المومنین تسلیم کرتے ہیں۔

اب میں پوچھتا ہوں۔ اگر حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے اور صرف محدث تھے اور انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا جیسا کہ آپ لوگ غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے یا ان سے چندہ لینے کے لئے یا حقیقتاً اپنے اعتقاد کی بنا پر حلفیہ بیان کرتے ہیں تو پھر انکی بیوی کو آپ اُم المومنین کیوں لکھتے اور کہتے ہیں کیا کسی نے تیرہ سو برس میں کسی غیر نبی یا محدث کی بیوی کو اُم المومنین کہا ہے۔ اگر کہا ہے تو اس کا حوالہ معہ اسکے دلائل کے بیان فرما دیں۔ جبکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ صرف نبی کی بیوی ہی ام المومنین ہوتی ہے اور غیر نبی کی بیوی کو نہ قرآن نے یہ خطاب دیا ہے اور نہ حدیث اور نہ کسی نے آج تک اسکو ام المومنین کہا ہے۔ تو آپ لوگ حضرت مسیح موعود کی بیوی کو ام المومنین مانتے ہوئے کس طرح حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ غیر احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے نبی یعنی محدث کا ڈھکوسلہ تیار کیا ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اس سوال کی طرف توجہ فرمائینگے یا ایڈیٹر پیغام اس کا حل سوچیگا یا کوئی اور ان کا عقیدتمند اسکا

آریہ صاحبان سے چند سوالات
اور
پانصد روپیہ انعام

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب باصواب جو عقل و نقل دلیل و برہان کے ساتھ بپابندی شرائط مرقومہ دینے میں کامیاب ہوگا - اس آریہ سماجی دوست کی خدمت میں اس مشتہرہ انعام کی معقول رقم نذر کی جائیگی - امید ہے - کہ ہمارے ملکی آریہ دوست اس سنہری موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہ پسند کرتے ہوئے اس طرف ضرور توجہ مبذول کریں گے - جس سے انکو دو فائدے حاصل ہونگے - اول) تو ذراسی محنت کے عوض رقم کثیر حاصل ہوگی - دوم ویدک دھرم پر ہمارے خیال میں جو مندرجہ ذیل اعتراضات سے سخت سے سخت زد پڑتی ہے - ان کے جوابات دیدینے سے ویدک دھرم کی عظمت و صداقت آفتاب و ماہتاب کی طرح عیاں و بیاں ہو جائیگی ؛

پہلا سوال - وید تین ہیں یا چار بانی آریہ سماج نے اپنی ہر ایک تصنیف میں یہ تحریر کیا ہے - کہ ویدوں کی تعداد چار ہے - جن کے نام یہ ہیں - رگو وید - یجرو وید - سام وید - اتھرو وید "اس دعویٰ کے اثبات کے لئے ہم آریہ دوستوں کی خدمت میں عرض پرداز ہوتے ہیں کہ اگر وہ (آریہ) اپنے سوامی کے اس قول کو صحیح اور سچا سمجھتے ہیں - تو براہ مہربانی "رگ - یجر - سام" - ان تینوں سے چوتھے اتھرو نامی کا نام و نشان مع حوالہ وید منتر و لفظی ترجمہ اردو میں پیش کریں - اور چوتھے وید کا نام اس طور سے دکھلانا چاہیئے - کہ

"رگوید - یجروید - سام وید - اور اتھرو وید چاروں ہی خدا کی طرف سے نازل کردہ یعنی الہامی و ایشوری گیان ہیں " جیسا کہ آریہ سماج اور اس کے بانی کا دعوے ہے - (حوالہ کیلئے دیکھو ستیارتھ پرکاش و دیگر دیانندی تصانیف)

لیکن اگر تین ویدوں سے صاف اور مشرح چوتھے وید کا نام بتلانے سے آریہ سماج کے فاضل ممبر عاجز و لاچار بے بس اور ساکت رہے - تو یہ امر بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ اتھرو وید الہامی کتب میں داخل نہیں - اور جب "کل" کا ایک "جزو" الہامی ہونے سے گر گیا - تو کُل کے باقی اجزاء یعنی تینوں وید بھی الہامی و ایشوری گیان تسلیم نہیں کئے جا سکتے - امید ہے کہ آریہ سماجی فضلاء اس اعتراض کا معقول اور مدلل جواب دینے کی ضرور سعی کریں گے ؛

تنبیہ - رگ - یجر - سام سے بجائے "اتھرو وید" کے چھندانسی یا چھند کا لفظ پیش کر کے اس کے معنی اتھرو کرنا یا خود زیر بحث اتھرو وید سے ہی اتھرو کا نام بتلانے والا مجیب اس انعام کے حصول کا قطعاً مستحق نہ ہوگا ؛

دوسرا سوال ایک حوالہ کا مطالبہ سوامی دیانند جی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۷ پر فرضی معترض کا سوال و جواب نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

(سوال) آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا ؛

(جواب) کئی - کیونکہ جن جیووں (ارواح) کے کرم (افعال) ایشوری سرشٹی (شروع پیدائش دنیا) میں پیدا ہونے کے تھے - ان کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی ؛ "منشیا رس رشیچ یے - تتو منشیا اجاینت" یہ یجر وید میں لکھا ہے - اس شہادت سے یقین ہوتا ہے - کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے "

اس جگہ بانی آریہ سماج نے اپنے من گھڑت اصول کی بنیاد ویدوں سے دکھلانے کیلحاظ سنسکرت کی ایک عبارت لکھ کر یہ دعویٰ کیا ہے - کہ یجر وید میں ایسا لکھا ہے -

اگر واقعی یہ عبارت بعینہ یجر وید میں مرقوم ہے تو آریہ سماجی حضرات کا فرض ہے - کہ وہ اپنے سوامی کے قول کو سچا ثابت کر کے دکھلائیں - یعنی یجر وید کے ادھیائے اور منتر کا پتہ دیں - تاکہ ہم خود اس عبارت کو وہاں دیکھکر آریہ رشی کے قول کے مصدق بنیں - مگر ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں - کہ یہ عبارت ہرگز ہرگز یجر وید میں نہیں یہ محض مہرشی دیانند کی من گھڑت ہے - ہاں اگر کوئی سماجی مرد میدان بن کر ہمارے دعویٰ کو باطل کر کے دکھلا سکتا ہے تو میدان میں آئے - اور شاباش کے علاوہ انعام بھی حاصل کرے -

تیسرا سوال - آریہ سماج کے رشی کی تاریخی قابلیت کا پہلا نمونہ - جب تک آریہ ورت (ہندوستان) ملک سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر یونان اور یورپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو کچھ بھی علم نہ تھا - اور انگلینڈ (فرنگستان) کے کولمبس وغیرہ آدمی امریکہ میں جب تک نہیں گئے تھے - تب تک وے بھی ہزاروں - لاکھوں - کروڑوں برسوں سے مورکھ یعنی بے علم تھے - پھر اچھی تعلیم کے پانے سے عالم ہو گئے ہیں "الخ

(ستیارتھ پرکاش ہندی ایڈیشن ع ۱۳ سمولاس ۱۱ صفحہ ۲۱۴)

اس مختصر سی عبارت میں ہندوستان کی عظمت کے متعلق سوامی جی نے جو تعلّی سے کام لیا ہے - اس کی تحقیق و تدقیق کسی اور وقت پر چھوڑتے ہوئے اسوقت صرف اس عبارت کے خط کشیدہ الفاظ کی طرف آریہ دوستوں کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں -

آریہ سجنو ! تمہارے سوامی نے نہیں - بلکہ رشی نے ہاں ہاں مہرشی نے اسجگہ اپنی تاریخدانی و جغرافیہ دانی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ بتلایا ہے - کہ امریکہ کو دریافت کرنے والا کولمبس انگلینڈ کا باشندہ تھا - براہ مہربانی مہرشی کی اس جدید تحقیق کے اثبات میں کسی مستند تاریخی کتاب کا نام و صفحہ بتلائیں - تاکہ سکول و کالج کے طلباء و دیگر تاریخ و جغرافیہ سے مذاق رکھنے والے اہل علم اپنی پہلی محقق رائے کو کہ کولمبس ہسپانیہ کا باشندہ تھا بدل کر اس جدید رائے کو قبول کر لیں ؛

چوتھا سوال - ویدک رشی کی تاریخدانی کا دوسرا نمونہ بانی آریہ سماج اپنی کتاب اصلی ستیارتھ پرکاش ہندی جو ۱۸۷۵ء میں بنارس شہر میں شایع ہوئی تھی - اس کے صفحہ ۳۴۱ پر اپنی تاریخدانی کا ثبوت دیتے ہوئے غازی اسلام حضرت محمود غزنوی کے حملہ کا جو سومناتھ کے مندر پر ہوا تھا - یوں حال لکھتے ہیں :-

"(محمود غزنوی) ظالم نے جو کچھ وہاں تھا - سب لے لیا -

سو اٹھارہ کروڑ کا مال اس مندر سے اس نے پایا - پھر بہت سے گاڑی اونٹ اور مجور (مزدور) اس کے پاس تھے - اور بھی وہاں سے پکڑ لئے ان کے اوپر سب مال کو لاد کر اپنے ملک کی طرف چلا - سو تھوڑے تھوڑے پنڈت مہنت اور پوجاری پھر کشتری ویش براہمن اور شودر اور عورت بچے دس ہزار تک پکڑ کے اپنے ساتھ لئے تھے - ان کا یگیو پویت (ہندو جو گلے میں سوت کا دھاگہ ڈالتے ہیں - اسکو یگیو پویت یا جنیو کہتے ہیں -) توڑ ڈالا - اور منہ میں تھوک دیا - اور تھوڑے تھوڑے سوکھے چنے ہمیشہ کھانے کو دیتا تھا - اور جائے ضرور (پاخانہ) صاف کروائے چکی پسوائے - گھاس چھلوائے اور گھوڑوں کی رلید اٹھوائے - اور مسلمانوں کے جوٹھے برتن منجوائے اور بھی سب قسم کی نیچ خدمت ان سے ایسے کراتا کراتا جب مکہ (معظمہ) کے پاس پونچا - تب دیگر مسلمانوں نے کہا - کہ ان کافروں (یعنی ہندؤں) کا یہاں رکھنا مناسب نہیں، - پھر ان کو بری حالت میں مار ڈالا - کیونکہ ان کے قرآن (شریف) میں لکھا ہے - کہ کافروں کو لوٹ لے - ان کی عورت چھین لے - جھوٹ فریب سے ان سب کا مال لے لے اور ان کو مار ڈالے تو بھی کوئی گناہ نہیں - بلکہ اس سے مسلمان کو بہشت ملتا ہے - وہ خدا کے گھر بڑا معزز ہوتا ہے الخ"

سوامی دیانند نے مسلمانوں کے خلاف اور بھی اس عبارت کے آگے بہت سا زہر اگلا ہے - مگر ہم اسی پر اکتفا کرتے ہوئے آریہ مترون سے عرض کرتے ہیں - کہ وہ اپنے سوامی کی اس تاریخدانی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس تاریخی تحقیق کا ہمیں بھی پتہ نشان بتلائیں - جس سے ثابت ہو - کہ غازی اسلام سومناتھ سے ہندوستان کا زر وجواہر وقیدی لے کر مکہ معظمہ پونچا - اور وہاں سب کو تہ تیغ بے دریغ کیا - اور اس کے علاوہ قرآن شریف کی اس آیت یا سورۃ کا حوالہ بھی دیں - جس میں یہ لکھا ہو - کہ کافروں کا مال وزر یا بیوی بچے مکر وفریب سے لے کر ان کو مار ڈالے - تو گناہ نہیں ہوتا - بلکہ ایسا کرنے کے بدلے بہشت کا وارث ٹھیرتا ہے - جیسا کہ دیانندجی مہاراج (ماہر قرآن شریف) نے گل افشانی فرمائی ہے -

پانچواں سوال تاریخ دانی کا تیسرا نمونہ

"انگریزوں سے بھی ایک کام اچھا نہیں ہوا - جو چترکوٹ پربت مہاراج امرت رائے جی کے پشتکالیہ (لائبریری) کو جلا دیا - اس میں کڑوڑہا روپیہ کے لاکھا پستک (کتب) نشٹ کر دیئے "

(اصلی ہندی ستیارتھ مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۲۶)

ہم نے بھی تاریخ ہندوستان مختلف مصنفین کی پڑھی اور دیکھی ہے - ہمیں تو یہ واقع نظر نہیں پڑا - شاید دیانندی بھائی اس تاریخی واقعہ سے واقف ہوں - اگر ایسا ہے تو آریوں کا فرض ہے - کہ وہ اپنے گورو کی ان سرتاپا غلط اور خلاف از واقع باتوں کی اگر ان میں طاقت ہے تو صداقت ثابت کریں - اور اس لائبریری کے وجود اور اس کے جلانے اور برباد کرنے کا واقعہ کسی معتبر تاریخی کتاب سے بتلائیں اور انعام حاصل کریں - لیکن اگر ایسا نہ کر سکیں اور انشاءاللہ ہرگز نہیں کر سکتے - تو خود ہی ایسی باتوں کی بطالت دنیا میں ظاہر کریں ؂

چھٹا سوال مولبی کھیچی کا قرآن

قرآن پاک کے اس زبردست چیلنج (کہ اے مخالفو تم اگر طاقت رکھتے ہو - کہ اس کی (قرآن شریف) مثل بنا سکو - تو تم اس کی مانند ایک، ایک سورۃ ہی بنا کر دکھلا دو) کے جواب میں دیانند جی لکھتے ہیں : -

" بھلا یہ کوئی بات ہے - کہ اس کی مانند کوئی سورۃ نہ بنے ۔ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولبی پھیچی (مولوی فیضی) نے بے نقط قرآن (شریف) نہیں بنا لیا تھا - الخ"

ہندی ستیارتھ چودہواں باب دفعہ ۸

آریہ مہاشیو! ذرا ہمیں بھی مولبی پھیچی کے تصنیف کردہ بے نقط قرآن کا پتہ بتلاؤ - اگر یہ فرو ختنی ہو تو ہم مول لینے کو تیار ہیں - اگر دنیا میں سوائے تمہارے گورو کی لائبریری کے اور کہیں سے ملنا دشوار ہو تو اتنا ہی بتا دیجئے - کہ سوامی جی کی وہ لائبریری کس جگہ ہے - جس میں مولبی پھیچی کا بے نقط قرآن موجود ہے -

آریہ حضرات! تمہارا فرض ہے - کہ اس بے نقط قرآن کا ہمیں پتہ بتلاؤ - اگر تم ایسا کرو گے - تو تمہارا انعام وہ پڑا ہے - اور اگر برخلاف اس کے عاجز ولاچار ہے - تو تمہیں اقرار کرنا ہوگا - کہ بیشک آریہ سماج کے رشی نے خلاف بیانی سے کام لیتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا ہے -

آریہ دوستو! اصل بات سنو - اور گوش ہوش سے سنو قرآن شریف کے اس چیلنج کو سن کر تمہارے سوامی بھی گھبرا گئے - اور اس قرآنی صداقت کو چھپانے کیلئے مولبی پھیچی کا نام لے دیا - مگر ایسی باتیں کرنے سے صداقت صداقت ہی رہیگی - تمہارے سوامی جی نے اس چیلنج کا کیا جواب دینا تھا - دنیا میں بڑے بڑے عربی زبان کے ادیب وانشاء پرداز بھی اس چیلنج کے آگے تاب مقاومت نہ لا سکے ؂

(باقی آئیندہ)

فضل حسین احمدی از قادیان

ماریشش کی چٹھی

مسیح موعود کے بارہ حواری سمندر کے کنارہ پر

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے ان دو سالوں میں بوجہ مقدمہ مسجد روزہل کورٹ میں خوب تبلیغ ہوئی - ہر طبقہ کے لوگوں کو اسلام کی صداقت اور مسیح موعود کے مفصل حالات مع دعویٰ و دلائل سننے کا موقع ملا - خصوصیت کیساتھ یورپین لوگوں کو اسلئے کہ یہاں سب وکیل اور جج انگریز ہیں ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں موضع تریولہ (جہاں اس سال ایک نئی جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے قائم ہوئی ہے -) کے احمدیوں نے روزہل اور سینٹ پیر کے احمدیوں کو دعوت دی - ہم سے خاکسار مع چند احباب بھی کے لطوفی بوجہ ایک ضروری کام کے جو مقدمہ مسجد کے متعلق تھا - وکیل کے پاس چلے گئے - اور رات کے عشا کی نماز کے بعد رات کے ۲ بجے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا - صبح سویرے سب دوستوں نے سمندر کی سیر کا ارادہ کیا - سمندر کے راستہ میں ہندوں کا ایک عظیم الشان مندر تھا - اجازت حاصل کر کے اندر گئے - داخل ہوتے ہی میں نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھی - مگر باوجود میرے آہستہ پڑھنے

سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور

تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ

احمدی جماعت کے لئے ایک بشارت

مجھ کو قطعاً ضرورت نہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح کی ترتیب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کی تدوین کی ضرورت پر کوئی مبسوط بحث کروں۔ اس مقصد عظیم کی طرف ایک زمانہ سے میری توجہ رہی ہے۔ لیکن مختلف قسم کے اسباب اور روکاوٹوں نے مجھ کو اس کی تکمیل سے قاصر رکھا بایں کوئی روک میری موصلہ شکنی اور کم ہمتی کا موجب خدا کے فضل اور رحم سے نہیں ہوسکی۔ میں اس امر کا بھی فخر اور جائز فخر کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے بزرگوں اور قافلہ سالار سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی اپنے اس خادم قدیم کو اس کام کا اہل سمجھا۔ اور یہ میری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے آغاز کے ساتھ یعنی ۱۸۸۹ء سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت عطا فرمائی۔ اور ۱۸۹۱ء سے اس میں مزید ترقی ہوئی۔ اور پھر ۱۸۹۳ء سے کلیتہً سلسلہ کے لئے مجھے اپنی زندگی کو لگا دینے کا موقع عطا فرمایا اور ۱۸۹۸ء سے مستقل طور پر دارالامان کی سکونت کی سعادت عطا فرمائی۔ اور سلسلہ کے حالات و واقعات نویسی کی عزت کا اولین شرف عطا فرمایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

غرض حضرت مسیح موعود کی لائف اور تاریخ سلسلہ میری ہمیشہ زیر نظر رہی۔ اور عہد خلافت ثانیہ کے دوسرے سال میں اسکے دو نمبر قریباً دو سو صفحوں کے شایع بھی ہوئے۔

لیکن الحکم کی گذشتہ مالی مشکلات کا سلسلہ ایسا دراز اور پیچیدہ تھا۔ کہ میں اُٹھتا اور گرتا تھا۔ تاہم افتاں خیزاں میں منزل مقصود ہی کی طرف جاتا رہا۔ آج خدا کے فضل و رحم سے میں اس امر کا اعلان کرنے کے قابل ہوں کہ تاریخ سلسلہ اور حضرت کی سیرۃ کی ترتیب و تدوین اور طبع کے راہ میں مالی مشکلات کا سوال میرے سامنے نہیں۔ مجھ کو بحمداللہ اس امر سے اطمینان ہے کہ میں اس کام کو شروع کر سکتا ہوں۔ اگرچہ میرے پاس اسوقت اسقدر سرمایہ نہیں کہ میں اس کی بناء پر یہ کہہ سکوں کہ کوئی مالی روک قطعاً نہ ہوگی۔ تاہم میں خدا کے فضل پر پورا یقین اور شعور رکھتا ہوں کہ وہ اس کام کی تکمیل کے لئے آپ سامان پیدا کریگا۔

اسوقت طباعت کے سامان میں جو مشکلات اور دقتیں ہیں وہ کاغذ کی گرانی ہی نہیں۔ بلکہ کیمیائی اور دیگر مصالح کی گرانی کے باعث ہیں یہ بھی مخفی نہیں۔ میں نہایت عمدگی سے اس کام کو شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ کم از کم ایک سو صفحوں کا ایک ماہوار رسالہ اس سلسلہ میں شایع ہوتا رہے۔ کم از کم ایکہزار جلد اسکی شایع ہو جانی چاہیئے۔ میں اس تعداد کا اعلان کرتے ہوئے سلسلہ کے پرجوش اور مخلص احباب کے جذبات ارادت کی شاید توہین کرنیوالا ٹھیرونگا۔ کہ اسقدر قلیل تعداد کیلئے میں لکھ رہا ہوں بحالیکہ افراد سلسلہ کی تعداد لاکھوں ہے۔ اور کیا اپنے آقا و محسن کی سیرت اور سلسلہ کی تاریخ کے لئے ایکہزار کی تعداد نہایت ہی کم نہیں۔ میں اسکو اقل سمجھ کر ہی لکھ رہا ہوں۔ حق پسند اور حقیقت شناس جماعت یقیناً بہت بڑھکر قدر کریگی۔

ہر جلد کی قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ ہوگی۔ اور یکم ستمبر ۱۹۲۰ء کو پہلا نمبر جو سیرۃ مسیح جلد اول کا تیسرا نمبر ہوگا انشاءاللہ العزیز شایع ہو جائے گا۔

ہر مقام کی انجمنیں اپنے ہاں کے خریداروں کی ایک فہرست طیار کراکے قیمت وصول کرکے اپنے ہی پاس رکھیں اور دفتر سیرۃ مسیح موعود کو بذریعہ الحکم کو صرف اطلاع دیں۔ کہ وہ کس قدر جلدیں خرید کرینگی۔ طیار ہونے پر ہر نمبر بذریعہ قیمت طلب بھیجا جائیگا۔ میں خاص اس مقصد کیلئے عمدہ پریس اور کاغذ کے کافی ذخیرہ کا انتظام کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا کر دئے تو بہت جلد

ایک عمدہ اور مکمل پریس انگریزی اردو قائم ہو جائیگا۔

میں مشینوں کیلئے خط و کتابت کر رہا ہوں۔ میں یہ تحریر محض اطلاع کیلئے شایع کر رہا ہوں۔ خریداران سیرۃ بہت جلد اپنا نام دفتر سیرت مسیح موعود و تاریخ سلسلہ احمدیہ متعلقہ کارخانہ الحکم قادیان کو بھیجدیں۔ جو لوگ پہلے سے اس سلسلہ کے خریدار ہیں۔ انکی خدمت میں الگ ایک مطبوعہ چٹھی بھیجی جاویگی۔ میں احباب سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کی تکمیل کی توفیق دے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ میں اب صرف دو کام کرنا چاہتا ہوں سیرۃ کی تکمیل اور قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کا جو حصہ باقی ہے اسکو پورا کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناامید نہیں ہوں۔ سیرۃ کی تکمیل ہی کے سلسلہ میں حیات ناصر، حیات نور بھی میرے زیر نظر ہیں۔

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی عرفانی۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں قابل فروخت سکنی زمین

(۱) تالاب ہنبود کے پاس والی زمین جس کا اشتہار الفضل میں نکلتا رہا ہے اب ختم ہو چکی ہے۔ کم از کم اب وہاں بڑی سڑکوں کے اوپر کے ٹکڑے سب نکل چکے ہیں۔ گو اندرون محلہ کوچوں پر شاید کچھ گنجایش نکل سکے۔ نرخ پندرہ روپیہ فی مرلہ۔

(۲) محلہ دارالرحمت اور احمدیہ سٹور کے درمیان ابھی کافی جگہ قابل فروخت موجود ہے اس کا نرخ قریب و بعید کے لحاظ سے برلب سڑک کلاں تیس پچیس اور بیس روپیہ فی مرلہ اور اندرون محلہ کوچوں پر پچیس بیس اور پندرہ روپیہ فی مرلہ۔

(۳) محلہ دارالرحمت میں اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے۔ نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۴) دارالفضل میں بھی اندرون محلہ زمین قابل فروخت موجود ہے نرخ ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ۔

(۵) محلہ دارالفضل میں نواب محمد علیخان صاحب کی کوٹھی کے سامنے برلب سڑک کلاں بھی زمین موجود ہے یہ دس کنال کا کھیت ہے۔ جو بغیر راستہ چھوڑنے کے اکٹھا فروخت ہوگا۔ اور اسی واسطے اس کی قیمت نسبتاً کم ہے یعنی دس روپیہ فی مرلہ۔

نوٹ:۔ جو اصحاب زمین خریدنا چاہیں وہ قیمت فوراً بھجوادیں بعض اوقات انتظار میں موقع نکل جاتا ہے۔ اگر بعد میں ملاحظہ پر جگہ پسند نہ نکلے۔ تو قیمت واپس لیجا سکتی ہے۔ مگر ایک دفعہ دیکھ لینے کے بعد سودا فسخ نہیں ہو سکیگا۔ ایک مرلہ پندرہ فٹ چوڑا اور پندرہ فٹ لمبا یعنی ۲۲۵ مربع فٹ ہوتا ہے۔ اور ایک کنال بیس مرلے کا ہوتا ہے۔ اور ایک بیگھہ چار کنال کا ہوتا ہے۔ اور ایک گھماؤں دو بیگھہ کا ہوتا ہے۔ ایک عام اوسط درجہ مکان کیواسطے ایک کنال کافی زمین سمجھی جاتی ہے۔ مگر بڑے مکان کے لئے دو کنال سے کم نہ چاہیئے اور جن اصحاب نے کھلا مکان بنانا ہو۔ اور ساتھ کچھ باغ وغیرہ بھی لگانے کا ارادہ ہو تو کم سے کم ایک بیگھہ بلکہ ایک گھماؤں ضروری ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی متعینہ میڈیکل کالج لکھنؤ

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعہ۔ محصولڈاک لہ۔ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

المشتہر - سید عبد المجید محلہ نرھی لکھنؤ

احباب سوداگران چرم توجہ فرماویں

خاکسار پونے دہ سال سے یہاں چرم کا کام کرتا ہے آپ میری معرفت احمد آباد سے کھال۔ بیشہ۔ چمڑہ خام حلالی اور مُرداری۔ سینگ ہڈی وغیرہ منگایا کریں۔ ایمانداری سے واجبی کمیشن پر انشاء اللہ مال خرید کر روانہ کروں گا مجھے نہایت ہی شدید ابتلا پیش آیا ہے۔ برادران کچھ کام خریداری مال کا مرحمت فرما کر اپنی امداد آپ کرینگے آج کل کھال۔ بیشہ۔ چمڑہ بہت عمدہ ارزاں فروخت ہوتا ہے۔

خاکسار محمد عمر الدین احمدی پنجابی محلہ مرزاپور۔ احمد آباد شہر

پیتل کے باکمال نہایت اعلیٰ سروتے

پانی پت کا سروتہ بوجہ اپنی خوبصورتی کے عرصہ سے مشہور چلا آرہا ہے۔ اس میں دوہار کا لوہا نہایت پختہ اور چمکدار لگایا جاتا ہے۔ اور خاص کر اپنی قطع وضع و نقش و نگاری کے لحاظ سے تو شریف گھرانوں کیلئے ایک نہایت ہی عجیب اور کار آمد تحفہ بن گیا ہے۔ زیادہ تعریف لاحاصل ہے خود منگا کر دیکھو۔ اوروں کو دکھاؤ۔ سروتہ نمبر ۱ عہ۔ سروتہ نمبر ۲ عہ۔ سروتی نمبر ۱ عہ۔ سروتی نمبر ۲ - ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

شیخ محمد محی الدین منیجر سروتہ فیکٹری شہر پانی پت

معجزۂ قرآن

اس رسالہ پر ایڈیٹر الفضل کے علاوہ مختلف فرقہائے اسلامیہ کے قریباً دو درجن ایڈیٹروں نے پرزور ریویو کئے ہیں۔ اس رسالہ میں موجودہ و مروجہ قانون میراث مسلمانان کو غلط اور بے اصول ثابت کر کے کلام پاک سے ایک صحیح اور با اصول طریقہ تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۷ر

ہیر آئل

اس خوشبودار تیل کے استعمال سے بال لمبے گھنے اور ملائم ہو جاتے ہیں جہاں بال نہ اگتے ہوں۔ اگنے لگتے ہیں۔ اور بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ شرفاء و طبیب نے اسے بیحد پسند کیا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ محصول علاوہ

سرمہ نور نظر

جملہ امراض چشم کا واحد علمی علاج ہے۔ بصارت کو بیحد بڑھاتا ہے۔ کمزور بینائی کے لوگ اور دماغی محنت کرنیوالوں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ دو آنہ۔ محصول علاوہ

منیجر اعجاز القرآن حلیم روڈ امرتسر پنجاب

خریدار بن کر جسمانی اور روحانی فوائد سے بہرہ مند و لطف اندوز ہوں درخواستوں کا پتہ۔ منیجر رسالہ رفیق حیات قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نہایت با موقعہ قابل فروخت زمین

محلہ دار العلوم میں شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کے متصل جانب جنوب بر لب سڑک ایک کنال زمین قابل فروخت موجود ہے قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

رحیم بخش۔ قادیان

عجیب و غریب مرہم المعروف بہ مرہم عیسیٰ یا مرہم حواریین

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے۔ جو ہر قسم کے زخموں۔ جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں۔ اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے۔ پھنسیوں۔ ناسوروں۔ ورموں۔ خنازیر۔ سرطان طاعون۔ گھاؤ گنج۔ خارش۔ بواسیر۔ جانوروں کے کاٹ لینے۔ جلجانے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ کیلئے خصوصیت سے شفابخش اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ر ڈبیہ متوسط ؎ ڈبیہ کلاں عہ۔ علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر نذیر حسین تاجر مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا لاہور

اسلام کی پہلی کتاب

یا

حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ

مذکورہ بالا نام کی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن نو مسلم بہت ترمیم اور زیادتی مضامین کیساتھ شایع ہو گئی۔ اس کتاب سے ہزارہا کو ہدایت نصیب ہوئی۔ اور ہزاروں کی تعداد میں چھپی۔ غیر احمدیوں اور غیر مبائعین کے قریباً تمام اعتراضات بطور سوال و جواب آسان عبارتیں چھپے ہیں۔ جنہیں بچے اور عورتیں بھی سمجھ لیتی ہیں۔ احباب پچاس پچاس جلدیں منگوا کر رشتہ داروں، و مخالفین میں تقسیم کر رہے ہیں۔ حجم بہت بڑھ گیا ہے۔ قیمت حصہ اول ۵ر دوم ۵ر سوم ۵ر

محمد رسول اللہ

اس رسالہ میں عیسائیوں کا زبردست دلائل سے رد اور الوہیت مسیح اور کفارہ کا عقلی و نقلی دلائل سے خاتمہ کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلعم کا نبی برحق ہونا توریت و انجیل کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۳ر

سکولوں اور کالجوں کے طلباء

اس نام کا رسالہ نوجوان طلباء کو زمانہ کی زہریلی ہوا سے بچانے اور بد صحبتوں اور بچپن اور نوجوانی کی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ والدین ایسے امور کی ہدایات کے بغیر ہزارہا بچوں کو زندہ درگور کر رہے ہیں قیمت لہ ر

مذکورہ بالا کتب مصنف یعنی ماسٹر عبد الرحمن نو مسلم بی۔ اے۔ قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں +

ممالک غیر کی خبریں

دمشق پر فرانسیسی قبضہ پیرس ۲۵ - جولائی - بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ فرانس کی قلعہ گیر فوج جو حمص اور طرابلس الشام کے دروں کی حفاظت پر مامور تھی - اس پر شریف مکہ کی افواج نے حملہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ فرانسیسی دمشق پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھ رہے ہیں - یہ پیش قدمی اس شرط پر رکی ہوئی تھی کہ فرانس کی فوج پر حملہ نہ کیا جائے - فرانسیسیوں نے طویل جنگ کے بعد امیر فیصل کی افواج کو اس پہاڑ پر شکست دی - جو بکہ اور دمشق کے میدانوں کے درمیان واقع ہے ؛

لنڈن ۲۸ جولائی - فرانسیسی فوج دمشق میں داخل ہو گئی ہے - دشمن بھاگتے وقت ۹ توپیں ۲۵ کلدار توپیں اور بہت سا جنگی سامان چھوڑ گیا ؛

امیر فیصل کا وزیر جنگ مارا گیا امیر فیصل کا وزیر جنگ مارا گیا - فرانسیسیوں کے نقصانات خفیف تھے -

ایڈریانوپل پر یونانی قبضہ ایتھنز ۲۸ - جولائی اخبارات نے اعلان کیا ہے - کہ یونانیوں نے اڈریانوپل پر قبضہ کر لیا ہے - ترکی فوجی گورنر جعفر طیار بے قرق کلیسیا کی طرف پیچھے ہٹ گئے - شاہ الگزنڈر جلد اڈریانوپل میں داخل ہو گا - شہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا -

ترکوں نے سب شرائط مان لیں لنڈن ۲۷ - جولائی - قسطنطنیہ کے اخبارات نے ترکی عہدنامہ پر ترکی حکومت کی طرف سے دستخط کئے جانے کے فیصلہ کو بالاتفاق منظور کیا ہے - اور اعلان کرتے ہیں - کہ ٹرکی ان شرائط کی وفادارانہ طریق پر تعمیل کریگا - نیز ایک ترکی وفد شرائط صلح پر دستخط کرنے کیلئے پیرس روانہ ہو گیا

پرنس آف ویلز کا عزم ہند ملتوی لنڈن ۲۷ - جولائی مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے - کہ پرنس آف ویلز کا عزم ہندان کی ناسازی طبع کی وجہ سے ملتوی ہو گیا ہے

قسطنطنیہ کے ڈاکخانہ پر قبضہ برطانوی افواج نے بطور حفظ ماتقدم قسطنطنیہ کے ترکی ڈاک خانہ پر قبضہ کر لیا ہے ؛

انگریز حکام استعفا دینے والے ہیں اخبار مارننگ پوسٹ کو ایک خط لکھتے ہوئے سر مائیکل اوڈوائر نے بتایا ہے - کہ ہندوستان میں بہت سے برطانوی مستعفی ہونے والے ہیں کیونکہ وہ انتہا پسند ہندوستانی پارٹی کے حملوں سے محفوظ نہیں ؛

جعفر طیار گرفتار ہو گئے یونان کا بیان ہے - کہ ترکی قوم پرست افواج تھریس کے افسر اعلیٰ جعفر طیار پاشا گرفتار ہو گئے ہیں -

امیر فیصل تخت سے اتارے گئے بیروت کے ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی افواج نے ۲۳ - جولائی کو حلب پر قبضہ کیا - اور ۲۵ - جولائی کو دمشق میں داخل ہوئے - ایک نئی حکومت بنائی گئی - جس نے فرانسیسی شرائط قبول کر لی ہیں - جنمیں سے ایک شرط یہ ہے - کہ امیر فیصل تخت سے علیحدہ ہو کر ملک بدر ہو جائیں -

کیا امیر کابل خلافت چاہتے ہیں کلکتہ کا انگریزی اخبار انگلشمین بیان کرتا ہے کہ افغانی مولویوں میں آج کل مسئلہ خلافت پر بہت بحث ہو رہی ہے - کیونکہ مسئلہ خلافت پر ایک رسالہ ان کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے - ملا لوگوں کا ارادہ ہے - کہ کابل میں علماء کا ایک اجلاس منعقد ہو - اور امیر کابل کو باضابطہ طور پر خلیفہ منتخب کیا جائے -

جنرل ڈائر کے چندہ کا سوال لنڈن - ۲۸ - جولائی جنرل ڈائر کے متعلق فراہمی چندہ کے بارے میں میجر میکنزی کے جواب میں مسٹر چرچل نے دیوان عام میں کہا - کہ شاہی قوانین کی رو سے اس قسم کے عطیہ کا قبول کرنا منع ہے - لیکن چونکہ اب جنرل ڈائر مستعفی ہونے والا ہے - اس لئے کسی کارروائی کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ؛

ایران میں لڑائی پاینیر کا نامہ نگار ۲۵ جولائی کو طہران سے تار دیتا ہے - کہ جنوبی ایران کی پلٹن نے جو ایک برٹش افسر کی زیر کمانڈ تھی - شیخ حسین کے خلاف نمایاں فتح حاصل کی ہے - جس نے حال میں بوشہر کو [illegible]

ہندوستان کی خبریں

مسٹر ظفر علی کی زور آزمائی - اخبار سیاست جولائی میں مندرجہ ذیل خبر شایع ہوئی ہے - کہ ۲۷ - جولائی کو شام کے ۵ بجے مقامی ممبران سب خلافت کمیٹی کا ایک جلسہ دفتر زمیندار میں منعقد ہوا - مسٹر ظفر علی خاں صاحب پریزیڈنٹ قرار پائے - حالانکہ وہ سکرٹری ہیں - حساب و کتاب پیش ہونے کے بعد مسٹر اظہر کے اعتراض پیش ہوئے - اس بحث نے یہاں تک طول کھینچا - کہ نوبت مار پیٹ تک آگئی - مسٹر ظفر نے اظہر پر ہاتھ اٹھایا - اور اس کے بعد بطور کفارہ مبلغ ۵۰ روپے خلافت فنڈ میں دیئے - معلوم نہیں - کہ اظہر صاحب نے معافی دی یا نہیں ؛

سپیشل کانگریس کے صدر لالہ لاجپت رائے ہوں گے لکھنؤ - ۲۷ جولائی کا ایک تار مظہر ہے - کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۹۸ ممبروں نے کانگریس کی صدارت کے لئے جو نام پیش کئے تھے - ان میں سے لالہ لاجپت رائے کے حق میں ۳۵ ووٹ آئے - جو سب سے زیادہ ہیں - لہذا وہ صدر ہونگے - اور یہ اجلاس ستمبر میں بمقام کلکتہ منعقد ہو گا ؛

افغانی وفد سفارت کی واپسی - معلوم ہوا ہے - کہ افغانی وفد سفارت جو قریباً تین ماہ سے منصوری پر مقیم تھا - واپس چلا گیا ہے - اس کی سپیشل ٹرین ۲۸ جولائی کو گیارہ بجے کے قریب شاہدرہ کے اسٹیشن سے گذری - مسٹر ظفر علی اور مولوی ثناء اللہ جنہوں نے لاہور اور امرتسر ٹھیرنے کی درخواست کی تھی منہ دیکھتے ہی رہ گئے ؛

جہاد پمفلٹ کا مقدمہ "جہاد" پمفلٹ کے متعلق جو مقدمہ امانت رسول - اصغر حسین اور ابو تراب پر چل رہا تھا - سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ نے تینوں ملزمان میں ہر ایک کو چھ چھ ماہ سخت سزا دی ؛

لفٹنٹ گورنر پنجاب کا دورہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۸ اگست کو شملہ سے روانہ ہونگے - اور دوسرے دن لاہور پہنچینگے - ۹ - اگست کو ہز آنر رہتک کا دورہ فرمائینگے - دہلی ۱۱ - اگست کو تشریف لیجائینگے - ۱۲ کو انبالہ اور ۱۳ کو واپس [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)